یوحنا 3 باب – نئی پیدائش

"اگر ہمیں ایک قریب المرگ شخص کے سامنے جس کو انجیل کا کچھ بھی پتا نہیں انجیل پڑھنے کا موقع ملے تو غالباً ہم اِس باب کا چناؤ کریں گے کیونکہ یہ ایسے موقعوں کے لئے انتہائی موزوں باب ہے۔ اور جو بات کسی بھی قریب المرگ شخص کے لئے اچھی ہے وہ ہم سب کے لئے بھی اچھی ہے کیونکہ ہم سب بھی حقیقت میں قریب المرگ ہی ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص یہ نہیں بتا سکتا کہ کس قدر جلد ہم بھی موت کے دروازوں پر ہونگے۔" (سپرجن)

الف۔ نیکدیمس اور نئی پیدائش

1. (1-3 آیات) نیکدیمس رات کے وقت یسوع کے پاس آیا۔

فریسیوں میں سے ایک شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔ اُس نے رات کو یسوع کے پاس آ کر اُس سے کہا اَے ربی ہم جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تُو دِکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دِکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔

اَ. شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا ایک سردار: نیکدیمس بھی اُن لوگوں میں سے ایک تھا جو یسوع کی طرف سے دِکھائے گئے نشانوں سے متاثر تھے (یوحنا 2 باب 23 آیت)، وہ یہودی مجلس سین ہیڈرن کا رکن تھا۔ وہ ایک مذہبی شخص (فریسیوں میں سے ایک) تھا، وہ کافی تعلیم یافتہ تھا (نیکدیمس ایک یونانی نام ہے)، وہ بااثر (یہودیوں کا سردار) تھا اور وہ سنجیدہ اور سیکھنے کا خواہشمند بھی تھا اِسی لئے وہ رات کو یسوع کو ملنے کے لئے آیا۔ نیکدیمس یسوع کے پاس تمام انسانوں کے نمائندے کے طور پر آیا تھا (یوحنا 2 باب 23-25 آیات)، اور ایک طرح سے اُس نے تمام انسانوں میں جو چیز سب سے برتر اور بہترین ہے اُس کی نمائندگی کی تھی۔

ب. اُس نے رات کو یسوع کے پاس آ کر اُس سے کہا: ہو سکتا ہے کہ نیکدیمس اِس لئے رات کے اندھیرے میں یسوع کو ملنے آیا تھا کیونکہ وہ دیگر یہودیوں سے خوفزدہ تھا، یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یسوع سے فرصت کے اِن اوقات میں بلا مداخلت لمبی گفتگو کرنا چاہتا تھا۔

ج. ہم جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے: جس وقت نیکدیمس 'ہم' کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اِس سے ہم یہ اندازہ لگانے سے قاصر ہیں کہ آیا وہ سین ہیڈرن کے تمام ارا کین کی بات کر رہا تھا یا یسوع کے بارے میں عام طور پر زیادہ تر لوگوں میں جو تاثر پایا جاتا تھا اُس کی بات کر رہا تھا۔ "یہ بھی ممکن ہے کہ یونانی لفظ oidamen بمعنی ہم جانتے ہیں صرف اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہو کہ 'عام طور پر یہ جانا جاتا ہے کہ'۔ یہ عام تاثر ہے کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے۔" (کلارک)

د. جو معجزے تُو دِکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دِکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو: نیکدیمس نے جس لحاظ سے یہ بات کی تھی اُسے ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن اُس کا یہ بیان مکمل طور پر سچا نہیں ہے۔ بائبل یہ بیان کرتی ہے کہ کئی دفعہ دھوکہ دینے والے اور جھوٹے نبی بھی معجزات کر سکتے ہیں (2 تھسلنیکیوں 2 باب 9 آیت اور مکاشفہ 13 باب 13-14 آیات)۔

ہ. جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا: جو جواب یسوع نے نیکدیمس کو دِیا اُس نے یہودیوں کے اِس مفروضے کو ریزہ ریزہ کر دیا کہ اُنکی نسلی شناخت – اُنکی پرانی یعنی ابرہام کے خاندان میں پیدائش – کی وجہ سے اُن کا خُدا کی بادشاہی میں جانا یقینی ہے۔ یسوع نے اِس

بات کو واضح کر دیا کہ کسی بھی انسان کی پہلی پیدائش [جسمانی پیدائش] کی بدولت اُس کے خُدا کی بادشاہی میں جانے کی یقین دہانی نہیں ہو سکتی۔ صرف نئے سرے سے پیدا ہونے کے وسیلے سے ہی خُدا کی بادشاہی میں جانے کی یقین دہانی ممکن ہے۔

i. اُس دور میں یہودیوں کو یہ عام تعلیم دی جاتی تھی کہ چونکہ وہ ابرہام کی نسل سے ہیں اِس لئے اُن کے لئے خُدا کی بادشاہی میں جانے کی یقین دہانی خود بخود ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کچھ ربی تو اُس دور میں اِس طرح سے بھی کہتے تھے کہ ابرہام وہاں کھڑا ہو کر جہنم کے دروازے پر نظر رکھے ہوئے ہے تا کہ وہ اِس بات کو یقینی بنا سکے کہ اُس کی اولاد میں سے کوئی غلطی سے یا حادثاتی طور پر بھی جہنم میں نہ چلا جائے۔

ii. زیادہ تر یہودیوں کا اُس دور میں یہ خیال تھا کہ مسیحا جب آئے گا تو وہ اِس دُنیا میں ایک نیا نظام لے کر آئے گا جس میں ملکِ اسرائیل اور یہودیوں کو دُنیا کے تمام لوگوں پر فضیلت اور برتری حاصل ہو گی۔ لیکن یسوع اصل میں ایسی نئی زندگی لایا جس میں اُسی کو سب سے زیادہ فضلیت اور برتری حاصل ہے۔

iii. نیکدیمس نے یسوع کو ربی اور اُستاد کہہ کر پکارا۔ یسوع نے بھی اُس کی بات کا اُس ذات کی طرح جواب دیا جو نئی زندگی کا اعلان کرتی ہو۔ "ہمارے خُداوند نے اُسے جواب دیا کہ مسیحا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لئے زیادہ شرعی تعلیم اور علم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ نئی زندگی کی ضرورت ہے اور وہ نئی زندگی نئی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔" (ایلفرڈ)

و. **نئے سرے سے پیدا:** قدیم یونانی لفظ anothen جس کا ترجمہ نئے سرے سے کیا گیا ہے اُس کا ترجمہ 'اوپر سے' بھی کیا جا سکتا ہے۔ یوحنا نے اِسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اِس لفظ کا استعمال یوحنا 3 باب 31 آیت؛ یوحنا 19 باب 11 آیت اور یوحنا 19 باب 23 آیت میں بھی کیا ہے۔ اِس لفظ کا جو بھی معنی لیں دونوں طرح سے اِس کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اُوپر سے پیدا ہونا نئے سرے سے پیدا ہونا ہی ہے۔

i. " جس لفظ کا ترجمہ نئے سرے سے کیا گیا ہے اُس کا ترجمہ 'اُوپر سے' بھی کیا جا سکتا ہے۔ دونوں ہی طرح سے اِس کا ترجمہ درست ہے اور یوحنا نے جس انداز سے اُسے لکھا ہے اُس کے لئے ہمیں اِس کے دونوں مطلب ہی سمجھنے چاہئیں۔" (مورِث)

ii. بالخصوص اِس کے معنی ہیں نئی زندگی پانا۔ اِس کے لئے الہیاتی اصطلاح 'نئی پیدائش' ہے۔ یہ اصل میں کسی طرح کی اخلاقی یا مذہبی اصلاح کاری نہیں ہے بلکہ ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔ "آسمان کی بادشاہی سے تعلق رکھنے کے لئے کسی بھی شخص کو اُس میں نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔" (ٹینی)

iii. یسوع نے بڑے واضح طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ اِس کے بغیر - یعنی جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوتا — وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا، یعنی اُس کا حصہ نہیں ہو سکتا یا اُس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس اِس کے لئے صرف مذہبی یا اخلاقی اصلاح کاری کافی نہیں ہے۔ اُس بادشاہی میں داخل ہونے کے لئے ہر کسی کو نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔

iv. یہ وہ کام ہے جو ہم خود سے نہیں کر سکتے۔ اگر یسوع نے کہا ہوتا کہ "جب تک تم اپنے آپ کو دھو کر پاک نہ کر لو تم خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتے" تو تب ہم شاید یہ سوچتے کہ "ہم اپنے آپ کو دھو سکتے ہیں۔" ایک شخص اپنے آپ کو دھو تو سکتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو نئے سرے سے پیدا نہیں کر سکتا۔

v. "پورے کے پورے نئے عہد نامے میں نئی پیدائش یا نئے سرے سے پیدا ہونے کا یہ تصور ہمیں واضح طور پر نظر آتا ہے۔" (بارکلے)

- پطرس خُدا کی بڑی رحمت کے وسیلے نئے سرے سے پیدا ہونے کی بات کرتا ہے۔(1 پطرس 1 باب 3 آیت)
- پطرس ہمارے غیر فانی تخم سے پیدا ہونے کی بات کرتا ہے۔(1 پطرس 1 باب 22-23 آیات)
- یعقوب کلامِ حق کے وسیلے سے نئے سرے سے پیدا ہونے کی بات کرتا ہے۔(یعقوب 1 باب 18 آیت)
- ططس نئی پیدایش کے غسل اور رُوح القدس کے ذریعے نیا بنائے جانے کی بات کرتا ہے۔(ططس 3 باب 5 آیت)
- رومیوں کا خط مسیح کے ساتھ مرنے اور جِلائے جا کر نئی پیدایش میں چلنے کی بات کرتا ہے۔(رومیوں 6 باب 1-11 آیات)
- کرنتھیوں کے نام پہلے خط میں نئے ایمانداروں کو نومولود بچّوں کے مشابہ بیان کیا گیا ہے۔(1 کرنتھیوں 3 باب 1-2 آیات)
- کرنتھیوں کے نام دوسرے خط ایمانداروں کو یسوع مسیح میں ایک نیا مخلوق قرار دیتا ہے۔ (2 کرنتھیوں 5 باب 17 آیت)
- گلتیوں کے نام خط نئے سرے سے مخلوق ہونے کی بات کرتا ہے۔(گلتیوں 6 باب 15 آیت)
- افسیوں کے نام خط سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی نئی انسانیت کو پہننے کی بات کرتا ہے۔(افسیوں 4 باب 22-24 آیات)
- عبرانیوں کے نام خط بیان کرتا ہے کہ اپنی مسیحی زندگی کے آغاز کے موقع پر ہم رُوحانی لحاظ سے محض بچے ہوتے ہیں۔ (عبرانیوں 5 باب 12-14 آیات)

2. (4 آیت) نیکدیمس نے جواب دیا: یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

نیکدیمس نے اُس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟

اَ. آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ نیکدیمس کا یسوع کو یہ جواب اُسکی طرف سے بے خبری یا جہالت کی وجہ سے نہیں تھا، غالباً وہ یہ سوچ رہا تھا کہ نئی پیدایش سے یسوع کی مُراد اخلاقی اصلاح کاری ہے۔ پس اِس سوال سے اُسکی مُراد شاید یہ تھی کہ جو لوگ ایک خاص طرز کی زندگی گزار کر بوڑھے ہو رہے ہیں، اُنہیں نئی چیزیں یا نئی باتیں کیسے سکھائی جا سکتی ہیں؟ غور کیا جائے تو اصل میں نیکدیمس یسوع کی بات یا نئے سرے سے پیدا ہونے کی سچائی کو سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

i. "اگر ہمارے خُداوند نے نیکدیمس کے سامنے یہ کہا ہوتا کہ ہر ایک غیر قوم کے شخص کو نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے تو شاید یہ بات نیکدیمس کو بخوبی سمجھ آ جاتی۔" (ڈوڈز)

ب. آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ جب یسوع نئی پیدایش کے بارے میں بیان کر رہا ہے تو وہ پُرانے عہد نامے کے اُن خاص وعدوں کا تذکرہ کر رہا ہے یا اُنکی یاد کو تازہ کر رہا ہے جو خُدا کی طرف سے نئے عہد کے حوالے سے کئے گئے تھے (استثنا 30 باب 1-6 آیات، حزقی ایل 11 باب 16-20 آیات، حزقی ایل 36 باب 16-28 آیات، حزقی ایل 37 باب 11-14 اور 21-28 آیات)۔ یہ حوالہ جات نئے عہد کے حوالے سے بالخصوص تین اہم وعدے پیش کرتے ہیں۔

- اسرائیل کا دوبارہ سے اکٹھا کیا جانا۔
- خُدا کے لوگوں کا پاک کیا جانا اور اُن کی رُوحانی تبدیلی۔
- مسیحا کی اسرائیل اور پوری دُنیا کے اُوپر حکمرانی۔

i. یسوع کے دور میں یہودیوں کو عام تعلیم یہ دی جاتی تھی کہ نئے عہد کے پہلے دو حصے یا پہلو پورے ہو چکے ہیں۔ اُنہوں نے بابلی اسیری کے بعد اسرائیل کو دوبارہ اکٹھے ہوتے ہوئے دیکھا تھا اگرچہ اُن کا اکٹھا ہونا مکمل نہیں بلکہ جزوی تھا۔ اُنہوں نے فریسیوں کی شکل میں ایک مضبوط رُوحانی تحریک بھی دیکھی تھی جسے وہ رُوحانی اصلاح کاری کی تکمیل خیال کرتے تھے۔ اب وہ صرف مسیحا کی آمد اور اُسکی حکمرانی کے منتظر تھے۔

ii. یہی وجہ تھی کہ یسوع کا نئی پیدایش کے بارے میں دیا گیا بیان نیکدیمس کو اِس قدر عجیب لگا تھا۔ وہ تو یہ سمجھتا اور مانتا تھا کہ یہودی لوگ پہلے ہی سے نئی پیدایش کا تجربہ رکھتے ہیں، لہٰذا وہ کسی بھی ایسی چیز کے بارے میں نہیں سوچ رہے تھے۔ وہ تو ابھی صرف ایک فتح مند مسیحا کے منتظر تھے۔

3. (5-8 آیات) یسوع نئی پیدایش کی وضاحت کرتا ہے۔

یسوع نے جواب دِیا کہ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو رُوح سے پیدا ہوا ہے رُوح ہے۔ تعجب نہ کر کہ مَیں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُسکی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی رُوح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔

اَ. مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو: یہاں پر یسوع پُرزور طریقے سے یہ کہہ رہا ہے کہ انسان کو محض اخلاقی اور رُوحانی اصلاح کاری کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اُسے رُوح کے وسیلے سے بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ہمیں نئے سرے سے پانی اور رُوح سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔

i. "آیت نمبر 3 میں یسوع بادشاہی کو دیکھنے کی بات کرتا ہے جبکہ یہاں پر وہ اُس میں داخل ہونے کی بات کرتا ہے۔ یہاں پر الفاظ کے معنی میں غالباً کوئی بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔" (مورث)

ii. مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں: یہ الفاظ کہی ہوئی بات پر اور زیادہ زور ڈالتے ہیں اور یہاں پر اُس بات کے پوری ہونے کی یقین دہانی پائی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں ہم اِس طرح کے تاثر ایسے الفاظ کے ساتھ پیش کرتے ہیں: "مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، جب مَیں تمہیں یہ بتا رہا ہوں تو میرا یقین کرو، مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں" وغیرہ وغیرہ۔

iii. جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا: اگر کوئی قوم یہ قانون بنائے کہ کوئی بھی شخص جو اُس قوم میں پیدا نہیں ہوا وہ اُس قوم کے ساتھ یا اُس کے درمیان نہیں رہ سکتا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اُس قوم کے درمیان رہنا چاہے تو کیا کوئی چیز ایسی ہے جو اُس کے لئے اُسکا یہ خواب یا خواہش پوری کر سکے؟

- اگر وہ شخص اپنا نام ایسا رکھ لے جو اُس قوم میں بہت عام ہو تو بھی اِس سے کوئی فرق نہیں پڑے گے۔

- اگر وہ شخص اُس قوم کی زبان بولنا سیکھ لے تو اِس سے بھی کچھ فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر وہ شخص وہاں کے سب رسم و رواج سیکھ لے اور اُن پر عمل کرے تو بھی اِس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر وہ شخص اُس قوم کے لوگوں کی طرح لباس پہننا شروع کر دے تو اِس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر وہ شخص اُس قوم کی مذہبی رسوم کو اُنہی کی طرح سے ادا کرنا شروع کر دے تو اِس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر اُس کے والدین اُس علاقے میں پیدا ہوئے تھے تو اِس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر اُس کے اپنے بچے وہاں پر پیدا ہوئے تھے تو اِس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر اُس قوم کے بہت سارے لوگ اُس کے دوست بن گئے ہوں تو اِس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- اگر کسی چیز سے فرق پڑ سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ اُسکی اپنی پیدائش اُس قوم کے اندر ہو۔

iv. "کوئی بھی شخص اپنے بہت سارے عیب دور کر سکتا ہے، اپنی مختلف طرح کی شہوت پرستی سے جس میں وہ ملوث ہو کنارہ کشی کر سکتا ہے، اپنی بہت ساری بُری عادات پر قابو پا سکتا ہے، لیکن اِس دُنیا کا کوئی بھی شخص اپنے آپ کو خُدا کی طرف سے نئے سرے سے پیدا نہیں کر سکتا، کیونکہ جو کچھ اُس کی قوت یا اختیار سے باہر ہے اُسے وہ کسی بھی صورت نہیں کر سکتا۔ اور اِس بات کو بھی دھیان میں رکھیں کہ اگر کوئی نئے سرے سے پیدا ہو بھی جائے تو بھی وہ آسمان میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ اِس کے لئے پائی جانے والی شرط کا ایک اور نکتہ بھی ہے جس کی وہ خلاف ورزی کر رہا ہو گا۔۔۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ جب تک کوئی رُوح سے پیدا نہیں ہو تا وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔" (سپرجن)

ب. **جب تک کوئی آدمی۔۔۔ سے پیدا نہ:** ہم پُرانے عہد نامے کی روشنی میں اِس بات کو فرض کر سکتے ہیں کہ پانی سے پیدائش کے تصور سے نیکدیمس ضرور واقف تھا۔

i. کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پانی سے پیدا ہونے سے مراد بپتسمہ لینا ہے، لہذا یہاں پر پانی سے مراد بپتسمہ ہو سکتا ہے، لیکن ہمیں اِس بات کی پشت پناہی کے لئے پُرانے عہد نامے کا کوئی حوالہ نہیں ملتا جو اِس کی بنیاد بن سکتا ہو۔

ii. کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پانی سے پیدا ہونا اصل میں ہماری فطری پیدائش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ ایک بچّہ اپنی ماں کے پیٹ میں پانی نما سیال کی ایک تھیلی کے اندر پرورش پاتا ہے۔ یہ تصور پہلے والے سے زیادہ دلچسپ لگتا ہے، لیکن یہ جو بات یا خیال پیش کر رہا ہے وہ تو پہلے ہی سے بہت واضح ہے۔ بہر حال اِس طرح سے اپنی ماں سے پیدا ہونا جسم سے پیدا ہونے کے مترادف ہے جس کا ذکر یوحنا 3 باب 6 آیت میں کیا گیا ہے۔

iii. مزید کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پانی سے پیدا ہونے سے مُراد خُدا کے کلام کے وسیلے سے نئے سرے سے پیدا ہونا ہے، کیونکہ کلام کے کچھ ایسے حوالے ہیں جہاں پر پانی کلامِ مُقدس کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ "تا کہ اُسے کلام کے پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مُقدس بنائے۔" (افسیوں 5 باب 26 آیت)

iv. کچھ اور لوگوں کا خیال ہے کہ پانی سے پیدا ہونے کا مطلب رُوح القدس سے نئے سرے سے پیدا ہونا ہے جو یوحنا 7 باب 38-39 آیات کی روشنی میں زندگی کا پانی ہے۔

v. اِس کے علاوہ کچھ مزید لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ پانی سے پیدا ہونے سے مُراد پاک کرنے والے پانی کا حصول ہے جس کا ذکر نئے عہد کے تناظر میں حزقی ایل 36 باب 25-28 آیات میں کیا گیا ہے۔ اِس تصور کو کافی زیادہ معتبر خیال کیا جاتا ہے (اگرچہ یہ ایک سخت بلاہٹ ہے) کیونکہ اِس کا براہِ راست تعلق پُرانے عہد نامے کی نبوتوں کے ساتھ ہے جن کے حوالے سے خداوند نیکدیمس کو کہتا ہے کہ اُسے اُن کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے تھا تاکہ وہ اُن باتوں کو سمجھ پاتا۔

ج. **جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے:** رُوح القدس کے ذریعے سے نئی پیدایش کے بغیر جسم راستبازی کے ہر ایک کام کو داغدار بنا دیتا ہے۔ لیکن ہر ایک وہ کام جو رُوح کی رہنمائی میں چلنے والا شخص کرتا ہے اُس سے خُدا کی خوشنودی ہوتی ہے۔

i. "جسم میں ہر ایک وہ چیز شامل ہے جو جسم کے مطابق پیدا ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ انسان کی رُوح بھی جو خُدا کی رُوح کا اثر قبول کرتی ہے، طبعی پیدایش میں مُردہ ہے اور خطاؤں اور گناہوں کے درمیان دفن ہے۔" (ایلفرڈ)

د. **تعجب نہ کر کہ مَیں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے:** ایک بار پھر نیکدیمس یسوع کے اِس بیان پر بھی حیران ہوا کیونکہ وہ بھی دیگر تمام یہودیوں کی طرح اِس بات پر یقین رکھتا تھا کہ نئے عہد میں جس اندرونی تبدیلی کا ذکر کیا گیا ہے اُسے وہ پہلے ہی سے حاصل کر چکے ہیں۔ یسوع چاہتا ہے کہ وہ اِس حقیقت کو سمجھے کہ اُس میں ابھی وہ رُوحانی تبدیلی نہیں آئی اور اُسے اُس کے لئے نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔

i. ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ یسوع نے یہ سب کچھ کس شخص کو کہا تھا۔ نیکدیمس ایک مذہبی رہنما، ایک فریسی، ایک پڑھا لکھا شخص اور ایک سنجیدہ اور آرزومند طالبعلم تھا۔ بیرونی ظاہری پن سے وہ مکمل طور پر ایک رُوحانی طور پر تبدیل شدہ شخص لگتا تھا لیکن یسوع مسیح کے معیار کے مطابق وہ ابھی تبدیل شدہ نہیں تھا۔

ii. "اِن حتمی الفاظ نے ہمیشہ کے لئے کسی بھی انسانی خوبی، قابلیت یا وصف کی بدولت نجات کے امکان کو خارج کر دیا ہے۔ انسان گناہ میں اِس قدر زیادہ جکڑا ہوا ہے کہ اُس کے خُدا کی بادشاہی کے ساتھ تعلق کی بحالی کے لئے رُوح القدس کی ذاتی سرگرمی انتہائی ضروری ہے۔"

ہ. **ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے:** یسوع اصل میں نیکدیمس سے کہہ رہا تھا کہ "تم ہوا کے بارے میں ہر ایک چیز نہیں جانتے لیکن تم اُس کے اثرات کو دیکھتے ہو۔ رُوح کے وسیلے نئی پیدایش بھی کچھ اِسی طرح سے ہے۔" یسوع نیکدیمس کو یہ کہنا چاہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ وہ رُوح کے ذریعے سے نئی پیدایش کو اِس رُوحانی تجربے سے پہلے سمجھے۔

i. اب چونکہ ہمارا رُوح کے اُوپر کوئی اختیار نہیں۔ "پس اِسے ہماری رہنمائی کرنی چاہیے کہ ہم نرم دل ہوں اور رُوح کے تعلق سے اپنے معاملات میں غیرت مند ہوں، تاکہ ہم اُسے رنجیدہ نہ کریں اور نہ ہی کچھ ایسا کریں جس کی وجہ سے وہ ہم سے دُور چلا جائے۔" (سپرجن)

4. (9-13 آیات) یسوع اِس سوال کا جواب دیتا ہے کہ "یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں؟"

نیکدیمس نے جواب میں اُس سے کہا یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں؟ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر کیا تُو اِن باتوں کو نہیں جانتا؟۔ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جو ہم جانتے ہیں وہ کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے اُسکی گواہی دیتے ہیں اور تم ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ جب مَیں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور

تم نے یقین نہیں کیا تو اگر مَیں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے ؟۔ اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے۔

اَ. یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں؟ نیکدیمس یہاں پر تذبذب کا شکار ہو گیا تھا۔ اُس کے خیال میں تو اُسے اور تمام ایماندار یہودیوں کو پہلے ہی سے نئی پیدایش کا تجربہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا اب مختلف انداز سے سوچنے میں اُسے دشواری ہو رہی تھی۔ پس یسوع کو اِس بات کے حوالے سے اُسے مزید وضاحت دینے کی ضرورت تھی۔

ب. بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر کیا تُو اِن باتوں کو نہیں جانتا؟ یہاں پر یسوع نے سرزنش کرنے کے انداز میں نیکدیمس سے بات کی کہ وہ اُستاد ہو کر بھی نئی پیدایش کی ضرورت اور وعدے کے بارے میں نہیں جانتا حالانکہ یہ بات پُرانے عہدنامے میں بالکل واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ نیکدیمس یقینی طور پر اِن حوالہ جات کو جانتا تھا لیکن اُس کی سمجھ کے مطابق نئی پیدایش کے حوالے سے وہ وعدے پورے ہو چکے تھے۔ اُسے زیادہ بہتر طور پر جاننے کی ضرورت تھی۔

i. بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر: "ہم نہیں جانتے کہ اسرائیل کے مذہبی طبقے میں نیکدیمس کا اصل عہدہ کیا تھا۔ لیکن یہاں پر استعمال ہونے والے الفاظ اِس بات کی دلالت کرتے ہیں کہ وہ بہت اہم شخصیت تھا۔ پس یسوع یہاں پر اِس بات پر زور دیتا ہے کہ کیونکہ وہ اسرائیل قوم کا ایک بہت اہم اُستاد ہے اِس لئے اُسے نئی پیدایش کے تعلق سے پُرانے عہدنامے میں دی گئی تعلیمات کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے تھا۔

ج. جب مَیں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہیں کیا تو اگر مَیں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے؟ زمینی زندگی کی عام باتیں جیسے کہ وہ مثال جو یسوع نے استعمال کی تھی۔ اور اُسکی اپنی زندگی کی مثال سے بھی نیکدیمس کو واضح طور پر اِس بات کو سمجھ جانا چاہیے تھا۔ اب بھی اگر وہ یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ اُسے رُوحانی تبدیلی کی ضرورت تھی تو یسوع اِس کے علاوہ اُس مزید کیا بتا سکتا تھا؟

د. آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اترا: "یہاں پر یسوع اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ وہ آسمان اور آسمانی چیزوں کے بارے میں اختیار کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے جبکہ کوئی بھی اور شخص ایسا نہیں کر سکتا۔" (مورث)

i. "مختصراً اِس سارے تبصرے کے اِس بیان میں ہمیں یسوع کے اپنے ہی الفاظ میں اِس حقیقت کی بنیاد ملتی ہے کی ابتدا میں کلام خُدا کے ساتھ تھا، اور کلام مجسم ہوا تا کہ وہ اِس دُنیا کے انسانوں کا نور بنے۔" (ڈوڈز)

ii. آسمان پر کوئی نہیں چڑھا: "یہ اِس بات کو تمثیلی انداز سے کہنے کا طریقہ ہے کہ کوئی بھی انسان خُدا کی بادشاہی کے بھیدیوں کو نہیں جان سکتا جیسے کہ اِستثنا 30 باب 12 آیت؛ زبور 73 کی 17 آیت؛ امثال 30 باب 4 آیت اور رومیوں 11 باب 34 آیت میں لکھا ہوا ہے۔ اور اِس بات کی بنیاد ایک عمومی قسم کے مقولے پر ہے کہ کسی مقام کے بارے میں اچھی طرح سے واقف ہونے کے لئے متعلقہ فرد کا اُس مقام پر ہونا ضروری ہے۔" (کلارک)

5. (14-15 آیات) یسوع اور پیتل کا سانپ

اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔ تاکہ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔

اَ۔ **جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا:** یسوع نے یہاں پر ایک بہت اہم اور غیر معمولی بیان دیا ہے جس میں اُس نے اِس بات کی وضاحت کی ہے کہ گنتی 21 باب 4-9 آیات میں جس سانپ کا ذکر ہے وہ یسوع کے صلیب پر مکمل کئے جانے والے کام کی علامت تھا۔

i. سانپ بائبل میں عام طور پر برائی کی علامت کے لئے استعمال کیا گیا ہے (پیدایش 3 باب 1-5 آیات اور مکاشفہ 12 باب 9 آیت)۔ بہر حال گنتی 21 باب میں جو سانپ موسیٰ نے بنایا تھا وہ پیتل کا بنا ہوا تھا، اور پیتل وہ دھات ہے جو بائبل میں عدالت کی علامت خیال کی جاتی ہے، کیونکہ آگ میں تپا ہوا پیتل عدالت کی ایک تصویر ہے۔

ii. پس پیتل کا بنا ہوا سانپ گناہ کی بات کرتا ہے، ایسے گناہ کی جس کی عدالت ہو چکی ہے۔ اِسی طرح سے یسوع جو گناہ سے ناواقف تھا ہماری خاطر مجرم ٹھہرایا جا کر صلیب پر چڑھایا گیا اور اُسکی ذات میں ہمارے گناہ کی عدالت ہوئی۔ پیتل کا سانپ ایسے گناہ کی علامت ہے جس کی عدالت ہو چکی ہے اور جسے نپٹایا جا چکا ہے۔

iii. اگر یہ ہمارے بس میں ہوتا تو ہم شاید گناہ کی نوعیت کو کم یا کمزور کر کے پیش کرتے، اور اُس بلّی پر سانپ کی جگہ انسان کی صورت کو چڑھاتے۔ اگر ہم انسان کی صورت کو استعمال کرتے تو یہ ایک انسان کے اندر "اچھائی اور برائی" دونوں کی دلالت کرتا۔ لیکن ایک سانپ تو بڑے واضح طور پر گناہ کی علامت ہے اور اِس کا اُونچے پر چڑھایا جانا ہمیں اپنی اصل فطرت اور صورت دِکھاتا ہے اور ہم پر نجات کی حقیقی ضرورت کو بھی واضح کرتا ہے۔

iv. اگر ایک عمودی بلّی پر پیتل کا ایک سانپ اُفقی طور پر لٹکایا جاتا تو اِس سے صلیب کی تصویر نظر آتی ہوگی۔ بہر حال بہت ساری روایات میں ایک سانپ کو ایک بلّی یا ڈنڈے پر لپٹا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔ قدیم دور میں یہ شفا یا دوا کی علامت تصور کیا جاتا تھا۔

v. گنتی 21 باب 4-9 آیات میں لوگ اپنے کسی خاص کام کی وجہ سے نہیں بچتے تھے بلکہ وہ صرف بلّی پر لٹکائے ہوئے سانپ پر نظر کرنے کی وجہ سے بچتے تھے۔ اُنہیں اِس بات پر سختی سے ایمان رکھنا تھا کہ ایک چیز جو بظاہر بیوقوفانہ لگتی ہے وہ اُن کو بچانے کے لئے کافی ہوگی، اور یقینی بات ہے کہ اُس روز بہت سارے لوگ اِس وجہ سے ہلاک ہو گئے ہونگے کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ کوئی بھلا بلّی پر لٹکائے ہوئے سانپ پر نظر کرنے سے کیونکر بچ سکتا ہے، یہ تو سراسر بیوقوفی کی بات ہے۔

vi. جیسے کہ یسعیاہ 45 باب 22 آیت میں مرقوم ہے کہ "میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ، کیونکہ مَیں خُدا ہوں اور میرے سوا اور کوئی نہیں۔" ہم نجات کے حصول کے لئے سینکڑوں چیزیں کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں، لیکن خُدا ہمیں صرف یہ حکم دیتا ہے کہ ہم اُس پر ایمان رکھیں۔ صرف اُس کی طرف متوجہ ہوں، (اُسے دیکھیں)۔

ب۔ **اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے:** اگرچہ یسوع نے ہمارے تمام گناہ اپنے اُوپر لے لئے لیکن وہ ایسا کرنے کی وجہ سے گناہگار نہیں بن گیا تھا۔ اُس کا ہماری خاطر گناہگار ٹھہرایا جانا (2 کرنتھیوں 5 باب 21 آیت) ایک مکمل راستبازی اور محبت کا عمل تھا۔ یسوع صلیب پر اپنی جان کو بطور قربانی دینے کے تمام عمل کے دوران اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک پاک ترین ذات رہا ہے۔

i. " نیکدیمس حزقی ایل کی نبوت میں نئی پیدایش کے حوالے سے پیش کردہ اصطلاحات کے اندر تعلیمات کو سمجھنے میں ناکام ہو چکا تھا۔ ابھی اُسے وہ بات ایک کہانی سے ملنے والے سبق کی روشنی میں بتائی جارہی ہے، اور یہ ایک ایسی کہانی تھی جس سے وہ اپنے بچپن سے واقف تھا۔" (بروس)

ii. ضرور ہے کہ۔۔۔ اونچے پر چڑھایا جائے: " اُس کا مرنا ضروری تھا کیونکہ اُسی کے وسیلے سے اُس نے انسانوں کو بچانا تھا، اور وہی بچا سکتا تھا کیونکہ اُس نے حقیقی محبت کی تھی۔" (میکلیرن)

ج. اُونچے پر چڑھایا جائے: "یہ وہ اصطلاح ہے جسے بعد میں یسوع کی تصلیب (یوحنا 12 باب 32 آیت) اور اُسکے آسمان پر اُٹھائے جانے (اعمال 2 باب 33 آیت) کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہاں پر اِس کے دونوں طرح کے معنی مدِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے، اُس کا دُکھ اُٹھانا اور اُس کا جلال پانا۔ یسوع دونوں طرح سے اُونچے پر چڑھایا گیا تھا۔

i. "ابنِ آدم کو اُونچے پر چڑھایا جانا تھا۔ ہاں لیکن ہیرودیس کے محل میں کسی تخت کے اُوپر نہیں۔ اُس کا اِس طرح سے عیاں ہونا ضروری تھا ، بالکل ویسے جیسے بلّی پر چڑھایا گیا سانپ لوگوں کی شفا کے لئے سب پر عیاں ہوا تھا۔" (ڈوڈز

د. تاکہ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے: ابدی زندگی کے پیچھے موجود تصور ایک لمبی یا نہ ختم ہونے والی زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ابدی زندگی کا صرف یہ مطلب نہیں کہ یہ زندگی ہمیشہ چلتی رہے گی۔ اِس کی بجائے ابدی زندگی میں ایک خاص معیار کی زندگی کا تصور پایا جاتا ہے، ایک ایسی زندگی جو خُدا سے جاری ہو گی، اُسکی رفاقت سے بھرپور ہو گی۔ ایسی زندگی سے ہم ہمیشہ تک لطف اندوز ہونگے۔

i. " موسیٰ کی معرفت بیابان میں اُونچے پر چڑھائے گئے سانپ کی پیش کردہ اِس مثال میں ایک خاص طرح کے ایمان کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ ایمان کسی بات یا چیز کو قبول کرنے پر ہے نہ کہ کوئی اور خاص عمل کرنے پر۔" (ٹینی)

6. (16 آیت) خُدا کی طرف سے نجات کا تحفہ

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

اَ. کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی: یوحنا 3 باب 16 آیت ایک انتہائی لمبی مدت سے انجیل کے بہت طاقتور اور جامع بیانیے کے طور پر پیش کی جانے والی آیت ہے۔ بائبل کی 31373 آیات میں سے یہ واحد ایسی آیت ہے جو مُنادی کے لئے سب سے زیادہ مشہور اور موزوں آیت مانی جاتی ہے۔

i. یہاں پر ہم خُدا کے محبت کے مفہول کے بارے میں سیکھتے ہیں: کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی۔ خُدا نے اِس بات کا انتظار نہیں کیا کہ اُس کے پیار کرنے سے پہلے دُنیا اُس کی طرف رجوع لائے۔ اُس نے دُنیا کو اُس وقت پیار کیا اور اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا جس وقت وہ محض دُنیا (گناہگار) تھی!

ii. جو کچھ یسوع نے نیکدیمس کو یوحنا 3 باب 7 آیت میں بتایا تھا (کہ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے) یہ یہودیوں کے نجات کے حصول کے مقبولِ عام تصور کی تردید کرتا تھا۔ اور اب یہاں پر یسوع نے یہودیوں کے نجات کی وسعت کے حوالے سے مقبولِ عام تصور کی بھی تردید کر دی تھی، کہ خُدا نے صرف یہودیوں سے نہیں بلکہ پوری دُنیا محبت رکھی تھی۔

iii. اُس دور کے یہودی شاذونادر ہی یہ سوچتے تھے کہ خُدا پوری دُنیا سے پیار کرتا ہے۔ اُن میں سے زیادہ تر یہ خیال کرتے تھے کہ خُدا صرف اسرائیل قوم سے پیار کرتا ہے۔ پوری دُنیا کے لوگوں کے لئے نجات اور ابدی زندگی کی پیشکش یسوع کی طرف سے دیا جانے والا ایک بہت انقلابی تصور تھا۔

iv. " یہودی اِس بات کو سوچنے کے لئے تو ہمیشہ ہی تیار تھے کہ خُدا اسرائیل قوم سے پیار کرتا ہے لیکن اُن کے سامنے ایسا کوئی حوالہ نہیں تھا جس کی روشنی میں وہ یہ سوچتے کہ خُدا پوری دُنیا سے پیار کرتا ہے۔ یہ بالخصوص ایک مسیحی تصور ہے کہ خُدا کی محبت اتنی زیادہ وسیع ہے کہ وہ پوری دُنیا کو اپنی آغوش میں لے سکتی ہے۔"

v. مورسین کے مطابق محبت کے تین مراکز ہیں۔

- خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی (یوحنا 3 باب 16 آیت)
- یسوع نے کلیسیا سے محبت رکھی (افسیوں 5 باب 25 آیت)
- خُدا کے بیٹے یسوع نے مجھ سے محبت رکھی (گلتیوں 2 باب 20 آیت)

ب. اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا: یہ بات خُدا کی محبت کے تحفے اور اُس کے اظہار کا بیان ہے۔ خُدا کی محبت میں گناہ میں گری ہوئی دُنیا کی بدحالی کے لئے محض ایک احساس ہی نہیں تھا۔ خُدا نے اُس بدحالی کو ختم کرنے کے لئے بھی کچھ کیا ہے اور اُس نے اُس کے لئے اپنی سب سے قیمتی چیز دے دی، اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا۔

i. کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا: " اِن الفاظ کا تعلق اضحاق کی قربانی کے ساتھ جڑا ہوا ہے، اِس لئے نیکدیمس کو غالباً فوری طور پر اُس محبت کا اندازہ ہو گیا ہو گا جو اُس مقام پر اپنے اِکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے درکار تھی، اُسے وہ عوضی برّہ بھی یاد آیا ہو گا جو اضحاق کی جگہ پر مہیا کیا گیا تھا اور اُسے وہ نبوت بھی یاد آئی ہو گی جو ابرہام کے سامنے کی گئی تھی۔" (ایلفرڈ)

ج. جو کوئی اُس پر ایمان لائے: یہاں پر اُن کی بات کی گئی ہے جو خُدا کی محبت کے وصول کنندہ ہیں۔ خُدا نے دُنیا سے محبت رکھی لیکن یہ دُنیا اُس محبت کو نہ تو حاصل کر سکتی ہے اور نہ ہی اُس سے مستفید ہو سکتی ہے جب تک وہ یسوع پر ایمان نہ لائے جو خُدا کی طرف سے مہیا کیا جانے والا سب سے بہترین تحفہ ہے۔ ایمان رکھنے کا مطلب ذہنی طور پر باخبر ہونے یا اتفاق کرنے سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔ اِس کا مطلب ہے کسی پر اعتبار کرنا، کسی پر انحصار کرنا اور کسی سے چمٹے رہنا۔

د. ہلاک نہ ہو: یہاں پر خُدا کی محبت کی منشاء کو بیان کیا گیا ہے۔ خُدا کی محبت انسان کو ابدی ہلاکت سے بھی بچاتی ہے۔ خُدا گناہ میں گری ہوئی ہلاکت کی طرف جاتی دُنیا پر نظر کرتا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہلاک ہو لہٰذا وہ یسوع مسیح کے وسیلے نجات کی صورت میں اپنی محبت انسان کی طرف بڑھاتا ہے۔

ہ. ہمیشہ کی زندگی پائے: یہاں پر خُدا کی محبت کی معیاد یا مدت کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ محبت جو ہم عام لوگوں سے حاصل کرتے ہیں وہ کمزور پڑ سکتی ہے، ختم ہو سکتی ہے یا بدل بھی سکتی ہے، لیکن خُدا کی ہمارے لئے محبت کبھی بھی تبدیل نہیں ہو گی۔ وہ اپنے لوگوں سے کبھی بھی محبت کرنا ترک نہیں کرے گا، اُس کی محبت کی معیاد ابدیت ہے۔

i. پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ یوحنا 3 باب 16 آیت میں بھی سات عجائب پائے جاتے ہیں۔

خُدا	طاقتور ترین اختیار
نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی	مضبوط ترین منشاء یا ارادہ
کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا	عظیم ترین تحفہ
تاکہ جو کوئی	حیران کر دینے والا خوش آمدید
اُس پر ایمان لائے	آسان ترین بچاؤ
ہلاک نہ ہو	الٰہی مخلصی
بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے	انمول میراث

ii. "اگر کوئی ایسا فقرہ ہے جو کسی بھی اور فقرے سے زیادہ چوتھی انجیل کا خلاصہ کرتا ہو تو وہ یہ والا ہے۔ خُدا کی قربانی لامحدود ہے، وہ ساری انسانیت کا احاطہ کرتی ہے۔ کوئی بھی قربانی اتنی عظیم نہیں ہو سکتی جو مردوں اور عورتوں کو خُدا تک واپس لانے کے لئے بے انتہا حد تک اثر رکھتی ہو۔ جو قربانی خُدا نے مہیا کی وہ بہترین تھی، اُس نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو جسے وہ بہت زیادہ عزیز رکھتا تھا دُنیا کی نجات کے واسطے دے دیا۔" (بروس)

7. (17-21 آیت) گناہوں کی مذمت

کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اِس لئے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا ہے۔ اِس لئے کہ وہ خُدا کے اِکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دُنیا میں آیا ہے اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا۔ اِس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے۔ کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا۔ ایسا نہ ہو کہ اُس کے کاموں پر ملامت کی جائے۔ مگر جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ اُس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ خُدا میں کئے گئے ہیں۔

اَ. خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے: خُدا کے دل کی ترجمانی یسوع کی صورت میں ہوتی ہے۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تاکہ دُنیا نجات، رہائی، اُمید اور شفا پا سکے۔

i. "مسیح کے دُنیا میں آنے کے سبب سے کچھ لوگ یقینی طور پر رَد کئے جائیں گے (یوحنا 3 باب 19 آیت)۔ لیکن یسوع کی آمد کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا۔" (مورث)

ب. جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا ہے: یوحنا 3 باب 16 آیت سب سے زیادہ انمول، پیاری، حیرت انگیز اور قابلِ قبول پیشکش ہے۔ جنتوں نے اُسے قبول کیا وہ ابدی زندگی کے وارث ہونگے۔ بہر حال اِس پیشکش کے ساتھ اُن لوگوں کے لئے بھی کچھ ہے جو اُسے قبول نہیں کرتے۔ جو اِس پیشکش کو رَد کرتے ہیں اُن پر سزا کا حکم یقینی ہو جاتا ہے۔

i. وہ جو اِس پیشکش کو قبول نہیں کرتے اُن کے حوالے سے ایک سنگین مسئلہ یہ ہے کہ " اُن لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے جو اِس وجہ سے ایمان نہیں لائے کیونکہ اُنہوں نے اپنی ساری زندگی میں کبھی بھی انجیل کی منادی ہی نہیں سنی ہے؟" یہ ایک بہت ہی اہم لیکن ایک علیحدہ سوال ہے جس پر پولس رسول نے رومیوں 1 اور 2 ابواب میں تفصیل کے ساتھ بات کی ہے۔ یہاں پر لگتا ہے کہ اُن لوگوں

کے بارے میں بات کی جارہی ہے جنہوں نے جان بوجھ کر اُس پیغام کو رَد کیا، بالکل اُن لوگوں کی طرح جو پہلی صدی میں یسوع سے ذاتی حیثیت میں ملے لیکن اُنہوں نے اُس کا اعتبار نہ کیا اور اُس پر ایمان نہ لائے اگرچہ اُن کے پاس نادر موقع موجود تھا۔

ii. "یہاں پر اُن لوگوں کے بارے میں واضح طور پر کچھ نہیں کہا گیا جن کے پاس کبھی خوشخبری نہ پہنچی اور اِس وجہ سے اُنہیں یسوع پر ایمان لانے کا کبھی کوئی موقع نہ ملا، یعنی وہ لوگ جن پر نجات کی خوشخبری کا یہ نور اُس طور پر نہ چمکا جیسے اُن پر چمکا جنہوں نے کلام کی مُنادی سنی۔ لیکن یوحنا کے یہ الفاظ اُنکی عدالت کے اصول کو بھی واضح طور پر کھولتے ہیں۔ جس طرح ابدی کلام مسیح کی صورت میں مجسم ہونے سے پیشتر دُنیا کے مَردوں اور عورتوں تک آیا، ویسے ہی خُدا کا نور بھی آیا۔ اب اگر وہ مَرد اور عورتیں نور کے حوالے سے عدالت میں لائے جاتے ہیں تو یہ اصل میں اُس نور کے متعلق اپنے رویے کی وجہ سے سزا پائیں گے جو اُن کے اندر موجود تھا۔" (بروس)

ج. **اُس پر سزا کا حکم ہو چکا ہے:** یسوع اِس دُنیا میں نجات دینے کے لئے آیا لیکن وہ جنہوں نے اُس نجات کو رَد کیا اُنہوں نے خود ہی اپنے آپ کو سزاوار ٹھہرایا۔ ہمیں کسی کو بھی اپنے گناہوں کی وجہ سے سزاوار ٹھہرنے کی وجہ خُدا کو نہیں ٹھہرانا چاہیے کیونکہ اِس باب کی ساری کی ساری ذمہ داری خود اُس شخص پر ہوتی ہے۔

i. "آسمان کسی بھی غیر اصلاح یافتہ شخص کو اپنے اندر رکھنے کے حوالے سے بہت زیادہ گرم ہے؛ کوئی بھی غلیظ کتا ایسی سنہری گرزگاہوں کو پامال کرنے نہ پائے گا، کیونکہ وہ پاک اور بے عیب میراث ہیں۔" (ٹراپ)

د. **آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا۔ اِس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے:** یسوع نے یہاں پر اِس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہ کونسی چیز ہے جو لوگوں کو اُس پر ایمان لانے اور اُس کے وسیلے سے بچنے سے روکے رکھتی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تاریکی کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں اور تاریکی کو نور سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ بے ایمانی کا ایک بہت ہی تشویشناک اخلاقی پہلو ہے جس کے وجود سے اکثر انکار کیا جاتا ہے یا پھر اُسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔

i. وہ جو جان بوجھ کر یسوع کو رَد کرتے ہیں وہ اکثر اپنے آپ کو ایسے جوانمرد کرداروں کے طور پر پیش کرتے ہیں جو بڑی بہادری کے ساتھ توہمات کو اُٹھا پھینکتے ہیں اور گہرے فلسفیانہ مسائل کو بڑی ایمانداری کے ساتھ دیکھتے اور نپٹاتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی بڑی سچائی ہے کہ ایسے لوگوں کی طرف سے مسیح کو رَد کرنے کی بنیاد ہمیشہ ہی اخلاقی سمجھوتہ ہوتا ہے۔

ii. مسیحیت کے بہت سارے مخالفین کا مسیحیت کے خلاف لڑنے میں اپنا خاص مفاد ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گناہوں سے پیار کرتے ہیں اور وہ نہ تو اپنے گناہوں کا سامنا کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی اُس خُدا کا جو اُن گناہوں کی وجہ سے اُنکی عدالت کرے گا۔

iii. جب کبھی ہم اُن گناہوں کی محبت کے بارے میں سوچتے ہیں جو لوگوں کو جہنم میں بھیجتے ہیں تو ہمارے ذہن میں بہت ہی بڑے بڑے اور بدنام ترین گناہ آتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں صرف یہ خواہش یا مطالبہ ہی کہ مَیں خود اپنی زندگی کا مالک اور مرکز ہوں، ہمیں سزاوار اور خُدا کی عدالت کے لائق ٹھہرانے کے لئے کافی ہے۔

ہ. **جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے:** کچھ لوگ سچائی کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار مسلسل طور پر مستعدی کے ساتھ اُس کے خلاف لڑ کر کرتے ہیں، اور دیگر اِس نفرت کا اظہار خُدا کی سچائی کو نظر انداز کر کے یسوع کو یہ کہتے ہوئے کرتے ہیں– "تم اِس لائق نہیں کہ میں اپنا وقت تم پر برباد کروں۔" اِس کے برعکس جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے۔

i. جو سچائی پر عمل کرتا ہے: "سچائی پر عمل کرنے کی ہر ایک ممکن کوشش کرنا اصل میں جتنا آپ کو علم ہے اُس کے بھرپور مطابق، ایمانداری اور ہوشمندی کیساتھ زندگی گزارنا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "اُنہوں نے اِس لئے تاریکی میں چلنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ تاریکی کے کام کر سکیں۔ اُنہوں نے الٰہی قانون کو توڑا، خُدا کے اُس رحم کو ٹھکرایا جس کی اُنہیں پیشکش کی گئی تھی، وہ الٰہی انصاف کے لئے گرفتار ہوئے، مُجرم قرار پائے گئے، رَد کئے گے اور اُن پر سزا کا حکم ہے۔ پس اُن کا رَد کیا جانا کہاں سے جاری ہوا؟ اُن کی اپنی ذات سے۔" (کلارک)

ب: یوحنا اصطباغی کی یسوع کے بارے میں آخری گواہی

1. (22-24 آیات) جب یوحنا لوگوں کو بپتسمے دے رہا تھا تو یسوع نے بھی یہودیہ میں بپتسمے دیئے

اِن باتوں کے بعد یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے ملک میں آئے اور وہ وہاں اُن کے ساتھ رہ کر بپتسمہ دینے لگا۔ اور یوحنا بھی شالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ آ کر بپتسمہ لیتے تھے۔ کیونکہ یوحنا اُس وقت قید خانہ میں ڈالا نہ گیا تھا۔

اَ. یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے ملک میں آئے: یوحنا انجیل نویس یسوع کی زندگی کے بیان کو اُس سب کاموں پر زور دیتے ہوئے جاری رکھتا ہے جو اُس نے یہودیہ میں کئے تھے۔ اِس کے برعکس دوسری اناجیل یسوع کی گلیل کے اندر خدمت اور کاموں کو نمایاں طور پر بیان کرتے ہیں۔

ب. وہ وہاں اُن کے ساتھ رہ کر بپتسمہ دینے لگا: یسوع نے بھی اپنے شاگردوں کے ساتھ ملکر یوحنا اصطباغی کی طرز پر ہی بپتسمے دینے کا کام کیا۔ یہ یسوع کی طرف سے یوحنا کی خدمت کی بھلائی اور اُسکی اہمیت کو تسلیم کرنے کا ایک بہت فروتن طریقہ تھا۔

i. یسوع کے بپتسمہ دینے کے کام کے حوالے سے مورث یہ تجزیہ کرتا ہے کہ "غالباً یہ یوحنا اصطباغی کے توبہ کے بپتسمے کا ہی تسلسل تھا۔" ہم جانتے ہیں کہ جس وقت یسوع نے مُنادی کرنا شروع کی تھی تو اُس نے یوحنا ہی کے پیغام اور الفاظ کے ساتھ مُنادی کا آغاز کیا تھا یعنی توبہ کرو (متی 3 باب 2 آیت اور 4 باب 17 آیت)۔ پس اِس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کیوں یسوع نے گناہ سے توبہ کی اُس علامت کو بھی اُس کے انتہائی پُر اثر ہونے کی وجہ سے استعمال کیا جو یوحنا نے کی تھی۔

ii. "جو بپتسمہ یسوع کے شاگرد دیتے تھے وہ یقینی طور پر اُسی پائے اور اُسی اہمیت کا تھا جو یوحنا اصطباغی دیا کرتا تھا۔" (ایلفرڈ)

iii. وہ وہاں اُن کے ساتھ رہ کر: اُن کے ساتھ رہ کر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ عجلت میں اُن کے ساتھ کچھ دیر کے لئے رُکا، یہاں پر جو بات کی گئی ہے اُس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یسوع جلد بازی کے بغیر آرام کے ساتھ اُن کے پاس رُکا رہا اور اِس عرصے کے دوران اُس نے اپنے شاگردوں کے بارے میں بہت کچھ جانا اور اُنہوں نے اُسکی ذات کے بارے میں بہت کچھ جانا۔

iv. جس جگہ پر یسوع نے بپتسمہ دیا تھا اُس کے بارے میں ہمیں حتمی طور پر نہیں بتایا گیا۔ اور اِسکی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اُس نے اُس علاقے میں کئی ایک مقامات پر بپتسمے دیئے ہونگے۔

ج. یوحنا بھی شالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا: اِس مقام کی بالکل درست نشاندہی کے حوالے سے بہت سارے لوگوں میں اتفاقِ رائے نہیں پایا جاتا۔ اِس حوالے سے سب سے اہم ثبوت یہ ہے کہ یہ موجودہ دور کے بیت شان کے جنوب میں قریباً سات میل (12 کلومیٹر) کے فاصلے پر واقع تھا۔

i. "عینون نام کے معنی ہیں چشمے جو کافی زیادہ پانی مہیا کرتے تھے۔(بہت سارے پانی یا کئی مقامات پر پانی کو اِس کے لغوی معنی کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے)۔ پس یہاں پر کافی پانی تھا جو یوحنا کی بپتسمے کی خدمت کے لئے ضروری تھا۔" (بروس)

ii. "عینون کا بالکل اصل مقام کسی کو معلوم نہیں ہے، یہ دو متوقع مقامات ہو سکتے ہیں: ایک تو بیت شان کے جنوب کی طرف جہاں پر کافی زیادہ چشمے پائے جاتے تھے؛ اور دوسرا مقام سکم سے تھوڑے سے فاصلے پر۔ اِن دونوں میں سے پہلے والے مقام کا حقیقی جگہ ہونے کا زیادہ امکان ہے۔" (ٹینی)

iii. "یوحنا کی بپتسمہ دینے کی خدمت اب بھی کافی زیادہ موثر تھی، کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ: **اور لوگ آ کر بپتسمہ لیتے تھے** "اِس فقرے میں استعمال ہونے والے آخری دو فعل اُس کے کام کے تسلسل کے ساتھ جاری ہونے کا تاثر دیتے ہیں۔ یہ الفاظ یہ تاثر دیتے ہیں کہ لوگ مسلسل آتے جا رہے تھے اور بپتسمہ لیتے جا رہے تھے۔" (مورث)

2. (25-26 آیات) یوحنا کو یسوع کی طرف سے دیئے جانے والے بپتسموں کا علم ہوتا ہے۔

پس یوحنا کے شاگردوں کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی۔ اُنہوں نے یوحنا کے پاس آ کر کہا اَے رَبی! جو شخص یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جس کی تُو نے گواہی دی ہے دیکھ وہ بپتسمہ دیتا ہے اور سب اُس کے پاس آتے ہیں۔

اَ. **یوحنا کے شاگردوں کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی:** ہم اِس بحث کے بارے میں بہت زیادہ تفصیل نہیں جانتے۔ یوحنا کے بپتسمے میں یقینی طور پر ذاتی طہارت کا خاص عنصر پایا جاتا تھا، اور ممکن ہے کہ کئی یہودی سردار جو کچھ وہ کر رہا تھا اور جس انداز سے کر رہا تھا اُس پر اعتراض اُٹھاتے ہوں۔

ب. **دیکھ وہ بپتسمہ دیتا ہے اور سب اُس کے پاس آتے ہیں:** ہم اُس بحث کے حوالے سے زیادہ تفصیل سے باخبر نہیں ہیں لیکن اِسی بحث کے دوران یوحنا کے شاگردوں کو یہ خبر ملی کی یسوع بھی بپتسمہ دے رہا تھا اور بڑے بڑے ہجوموں کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

i. "سب [یعنی سب لوگ] یہاں پر برہمی یا رنجیدگی کے ساتھ کی گئی مبالغہ آرائی ہے، اور یہ شاید اُس وقت کی گفتگو میں بالکل متوقع قسم کی بات تھی۔" (مورث)

ج. **سب اُس کے پاس آتے ہیں:** اِس بات سے یوحنا کے شاگرد تو پریشان دکھائی دیئے لیکن اِس بات نے یوحنا اصطباغی کو بالکل بھی پریشان نہ کیا۔ یوحنا نہ تو کسی طرح کے حسد اور نہ ہی متذبذب ہجوموں کو یہ اجازت دیتا تھا کہ وہ اُسکی نظریں اُس کی خدمت کے اصل مقصد پر سے ہٹائیں۔ اور اُس کا وہ مشن یہ تھا کہ وہ اِس بات کی مُنادی کرے کہ مسیحا آ چکا ہے اور پھر وہ کچھ قدم پیچھے ہٹ جائے تا کہ لوگوں کی توجہ مسیحا پر مرکوز ہو سکے۔

3. (27-30 آیات) یوحنا اپنے پریشان شاگردوں کو جواب دیتا ہے۔

یوحنا نے جواب میں کہا انسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے۔ تم خود میرے گواہ ہو کہ مَیں نے کہا مَیں مسیح نہیں مگر اُس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔ جس کی دلہن ہے وہ دلہا ہے مگر دلہا کا دوست جو کھڑا ہوا اُس کی سُنتا ہے دلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے۔ پس میری یہ خوشی پوری ہو گئی ہے۔ ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور مَیں گھٹوں۔

اَ. انسان کچھ نہیں پاسکتا جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے: یوحنا کا اپنے پریشان شاگردوں کو پہلا جواب یہ تھا کہ ہر ایک وہ چیز جو اُسکے پاس تھی بشمول وہ تمام لوگ جو اُس کے پاس بپتسمہ لینے کے لئے آتے تھے، خُدا کی طرف سے خاص تحفہ تھے۔ پس اگر وہ سب خُدا کی طرف سے تحفہ تھے تو اُنہیں شکر گزاری کے ساتھ قبول کرنے کی ضرورت ہے۔

ب. مَیں نے کہا مَیں مسیح نہیں مگر اُس کے آگے بھیجا گیا ہوں: اِس کے بعد اُس نے اپنے شاگردوں کو یاد دِلایا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور وہ اِس بات کو بھی جانتا تھا کہ یسوع کون ہے۔ پس اِس سمجھ کے ساتھ وہ اپنے مقام کو مناسب جگہ پر رکھ سکتا تھا، نہ ہی بہت بلند (یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ مسیح ہے) اور نہ ہی بہت نیچے (یہ خیال کرتے ہوئے کہ اُسکی کوئی بلاہٹ نہ تھی یا پھر خُدا کے منصوبے میں اُسکی اپنی کوئی جگہ نہ تھی)۔

ج. دلہا کا دوست: یوحنا نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی شادی میں دلہے کا دوست ہوتا ہے۔ وہ خود دلہا نہیں ہوتا، وہ خود اُس دن تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز نہیں ہوتا، لیکن وہ اُن انتظام کرنے والوں میں سے ہوتا ہے جو دلہا اور دلہن کو ایک دوسرے کے پاس لاتے ہیں۔

i. اُس دور کے یہودی ریت رواج کے مطابق دلہے کا دوست شادی کے بہت زیادہ معاملات کو دیکھتا تھا اور وہ دلہن کو دلہے کے پاس لیکر آتا تھا۔ اِس کے باوجود دلہے کا دوست اُس دن لوگوں کی توجہ کا مرکز نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی وہ اِس طرح سے توجہ کا مرکز بننا چاہتا تھا۔

ii. یہ حقیقت ہے کہ دلہا یسوع ہے اِس بات کو بیان کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ یسوع خُدا ہے۔ پُرانے عہد نامے کے اندر صرف یہواہ ہی بنی اسرائیل کا دلہا تھا۔ "یوحنا اصطباغی اِس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو گا کہ پُرانے عہد نامے میں اسرائیل قوم کو یہواہ کی دلہن کہا گیا ہے۔" (مورث)

د. پس میری یہ خوشی پوری ہو گئی ہے: یوحنا اپنے پیروکاروں کو یہ بات بتانا چاہتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا تھا اُس سے اُسکی خوشی پوری ہو گئی تھی۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہونگے کہ یوحنا اصطباغی نے اپنے بہت سارے پیروکار کھو دیئے اور وہ اُس بات پر بھی خوش تھا۔ یوحنا اِس بات پر اِس لئے خوش تھا کہ اُس کو چھوڑ کر جانے والے پیروکار یسوع کے پیچھے جا رہے تھے۔

i. "یوحنا کو اِس بات پر قطعی طور پر کوئی دُکھ یا پچھتاوہ نہیں تھا کہ لوگ اُس کی بجائے یسوع کی ذات میں دلچسپی لینا شروع ہو گئے تھے، بلکہ یہ تو اُس کی خدمت اور اُسکی اُمید کی تکمیل تھی۔" (ڈوڈز)

ii. "یوحنا یہاں پر کسی قسم کے حسد یا رقابت کے جذبات کا اظہار نہیں کرتا۔ آپ کی اپنی ذات کی غیر مقبولیت ہو اور اِس بنیاد پر کسی اور کو مقبولیت ملے، ایسا کچھ دیکھ پانا کسی کے لئے آسان بات نہیں ہے۔ اور ایسی کسی بات پر خوشی کا اظہار کرنا تو اِس سے بھی مشکل بات ہے۔ لیکن یوحنا نے اُس خبر کی وجہ سے اپنی خوشی کو پورا ہوتا ہو پایا جو اُس کے شاگرد اُس کے پاس لیکر آئے تھے۔" (بروس)

ہ. ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور مَیں گھٹوں: یوحنا اصطباغی اِس بات کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اُس کے لئے کم نظر آنا اور غیر معروف ہونا جبکہ یسوع کے لئے زیادہ نظر آنا اور زیادہ مقبول ہونا اچھا تھا۔ اور وسیع تر تناظر میں یہ ہر ایک مسیحی اور بالخصوص اُن تمام لوگوں کی زندگیوں کا مرکزی مقصد ہونا چاہیے جو دیگر لوگوں کی قیادت کرتے ہیں۔ یسوع کو زیادہ نظر آنا اور زیادہ مقبول ہونا چاہیے اور اُسکے خادم کو کم نظر آنا اور اُسکے مقابلے میں غیر معروف ہونا چاہیے۔

i. اگر چہ یسوع بھی یوحنا کی طرح لوگوں کو توبہ کا بپتسمہ دے رہا تھا اور بڑے بڑے ہجوموں کو اپنے طرف راغب کر رہا تھا لیکن یوحنا اصطباغی جانتا تھا کہ نہ تو اُنکی خدمت ایک جیسی تھی اور نہ ہی اُن کا کردار۔ یسوع ایک انفرادی شخصیت کا حامل تھا، وہ مسیحا تھا اور اُس کے کام کو مسلسل جلال ملنا چاہیے تھا۔

ii. یوحنا اصطباغی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم بہت مقبول ہو سکتے ہیں اور ظاہری طور پر بہت زیادہ کامیاب بھی ہو سکتے ہیں لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ہم حلیم اور فروتن بھی ہو سکتے ہیں۔ یوحنا اصطباغی کے پیچھے بہت بڑے بڑے ہجوم آتے تھے اور اُسے وہ شہرت حاصل تھی جس کا شاید موجودہ دور کے بڑے بڑے مشہور و معروف خادمین خواب ہی دیکھ سکتے ہیں، اِس کے باوجود وہ حلیمی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔

iii. اب چونکہ یسوع بھی وہ کام کر رہا تھا جو یوحنا کیا کرتا تھا اور یسوع اُس کام کو یوحنا سے بھی بڑے پیمانے پر کر رہا تھا لیکن اِس کی وجہ سے یوحنا نے اپنے کام کو کرنا چھوڑ نہیں دیا تھا۔ اُس نے اپنے اُس کام کو کرنا جاری رکھا جس کے لئے وہ بلایا گیا تھا، اور اگر چہ یسوع زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور زیادہ مقبول ہو رہا تھا جبکہ یوحنا کے پاس سے لوگ جا رہے تھے اور اُسکی مقبولیت کم ہو رہی تھی لیکن وہ اِس سب کے ساتھ مطمئن اور آسودہ خاطر ہی نظر آتا ہے۔

iv. "یہاں پر خادم اِس بات کو سیکھ سکتے ہیں کہ اگر خُدا اُن کے اِرد گرد اور لوگوں کو اُٹھا کھڑا کرے اور وہ اُس خدمت کو بہتر اور زیادہ کامیاب طریقے سے کریں تو بھی اُنہیں نہ تو اپنی خدمت کے معیار کو کم کرنا چاہیے اور نہ ہی اپنے کام کو ادھورا چھوڑنا چاہیے۔" (ٹراپ)

v. "اگر تو آپ کے پاس آنے والے ہجوم میں کمی کا باعث آپ کی کاہلی یا غفلت نہیں ہے، اور اگر آپ کی طرف سے ہر طرح کی کوشش کے باوجود لوگوں کے خُداوند کے پاس آنے کی لہر گزشتہ معیار سے کم ہو گئی ہے تو پُر سُکون رہیے۔ یہ وہ کام ہیں جو آپ کے نہیں بلکہ رُوح القدس کے اختیار میں ہیں۔ جو جس کو جتنا جتنا چاہتا ہے اپنی مرضی سے فرداًفرداًدیتا ہے۔" (مائیر)

4. (31-33 آیات) یسوع کے بارے میں یوحنا کی گواہی

جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے۔ جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سُنا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا جس نے اُس کی گواہی قبول کی اُس نے اِس بات پر مُہر کر دی کہ خُدا سچا ہے۔

اَ. جو اُوپر سے آتا ہے: یوحنا چاہتا تھا کہ ہر کوئی اِس بات کو جانے کہ یسوع کہاں سے آیا تھا۔ یسوع ہر ایک دوسرے شخص سے اِس وجہ سے مختلف تھا کیونکہ وہ آسمان سے آیا تھا۔ وہ محض غیر معمولی طور پر رُوحانی، باحکمت اور اچھا انسان نہیں تھا؛ بلکہ وہ خُدا ہے اور تھا جو انسانوں کو بچانے کے لئے آسمان سے آیا تھا۔

i. اِس حوالے سے کچھ مفسرین میں بحث پائی جاتی ہے کہ آیا یوحنا 3 باب 31 آیت میں بیان کردہ الفاظ یوحنا اصطباغی کے ہیں یا پھر اِس حصے کو شروع کرتے ہوئے اصطباغی کے خیال کی بنیاد پر یوحنا انجیل نویس نے بات کو جاری رکھتے ہوئے لکھا ہے۔

ب. جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے: یسوع محض ہر کسی سے مختلف ہی نہیں بلکہ وہ ہر کسی دیگر انسان سے عظیم تر بھی ہے۔

i. "اگر ہم کسی خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اُس کے بارے میں دُرست ترین یا براہِ راست اطلاع اُس خاندان کے کسی فرد ہی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی شہر کے بارے میں معلومات درکار ہیں تو ہمیں وہ اُس شہر کے کسی باسی سے

ہی براہِ راست حاصل ہونگی۔ پس اگر ہم خُدا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم کو خُدا کے بارے میں درست ترین معلومات صرف اُس کے بیٹے ہی سے مل سکیں گی۔ اور اگر ہمیں آسمان یا آسمانی زندگی کے بارے میں معلومات درکار ہیں تو یہ ہمیں صرف اُسی شخص سے مل سکیں گی جو آسمان سے آیا ہے۔" (بارکلے)

ii. جو کچھ اُس نے دیکھا اور سُنا: "دیکھنا اور سُننا براہ راست علم حاصل کرنے کے برابر ہے۔" (ڈوڈز)

ج. کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا: یہاں پر یوحنا نے نبوتی طور پر خدمت میں یسوع کے لوگوں کی طرف سے رَد کئے جانے کی پیش بینی کی ہے۔ وہ آسمان پر سے آیا، اُس نے سچائی کی گواہی دی، لیکن اگرچہ اُس کی گواہی بھی اِس بات کی تصدیق کرتی تھی کہ وہ خُدا کی سچائی ہے لیکن کسی نے اُس کی گواہی کو قبول نہ کیا۔

i. "اُس نے موازنے کے طور پر یہ کہا ہے کہ کوئی اُسکی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اُس نے قبول کرنے والے تھوڑے لوگوں کا اُن بڑے ہجوموں کے ساتھ موازنہ کیا ہے جو اُس کے پاس آتے تھے، اُس نے اسرائیل قوم اور نسل اِنسانی کے ساتھ اِس بات کا موازنہ کیا ہے۔ کیونکہ وہ جو یسوع کو اور اُسکی گواہی کو قبول کر رہے تھے وہ بہت کم تھے اِس لئے اُس نے دُکھ کے ساتھ یہ کہا جیسے کہ کوئی بھی اُس کی گواہی کو قبول نہیں کر رہا تھا۔" (سپرجن)

ii. "اُس کی تعلیمات اور گواہی کو قبول کرنا اِس بات کی گواہی دینا ہے کہ خُدا سچا ہے اور دوسری طرف اِس کو رَد کرنا اصل میں خُدا کو جھوٹا ٹھہرانا ہے۔" (ٹاسکر)

iii. مُہر کر دی: "جب آپ یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو آپ یسوع کی گواہی پر جو خُدا کی طرف سے خاص مکاشفہ ہے مُہر ثبت کر دیتے ہیں۔ پس ایسا کرنے کے ذریعے سے آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا سچا ہے۔" (سپرجن)

5. (34-36 آیات) یسوع کے حوالے سے سچی گواہی کو رَد کرنے کا انجام (قیمت)

کیونکہ جسے خُدا نے بھیجا وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔ باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہے۔

اَ. جسے خُدا نے بھیجا وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے: یسوع حیرت انگیز طور پر ایک بہت ہی انمول اور قابلِ اعتبار مکاشفہ ہے۔ اِس لئے کہ وہ پُرانے نبیوں کے بالموازنہ رُوح القدس ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔

ب. اِس لئے کہ وہ رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا: یوحنا نے دونوں یعنی یسوع کے بارے میں بات کی (جو رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا) اور نبوتی طور پر نئے عہد کے بارے میں بھی بات کی ہے (جس میں رُوح القدس کے انڈیلے جانے کا خاکہ پیش کیا گیا ہے)۔ وہ لوگ جن کا تعلق نئے عہد کے حوالے سے مسیحا کے ساتھ ہے اُن کو اپنی زندگیوں میں جس قدر رُوح القدس کی ضرورت ہے وہ اُن کو حاصل ہے کیونکہ مسیحا رُوح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔

i. ربیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ رُوح القدس صرف نبیوں کو ہی دیا جاتا ہے اور وہ بھی کسی خاص انداز سے ناپ کر۔ یسوع پر اور اُس کے وسیلے اُس کے پیروکاروں پر رُوح القدس کا بغیر ناپے انڈیلا جانا اِس بات کی دلالت ہے کہ وہ خُدا کی طرف سے کلام کرتا ہے۔

ii. **باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے:** "اِس انجیل میں ہم دو دفعہ یہ پڑھتے ہیں کہ 'باپ بیٹے سے پیار کرتا ہے' — یہاں پر (یوحنا 3 باب 35 آیت) اور یوحنا 5 باب 20 آیت میں جو فعل استعمال ہوا ہے وہ آگاپے (agapao) ہے؛ دوسری جگہ جو فعل استعمال ہوا ہے وہ فلیو (phileo) ہے۔ ایک ہی طرح کے بیان میں فعل کا تبدیل کیا جانا انجیل نویس کے مختلف مترادف الفاظ کے استعمال کی رغبت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔" (بروس)

iii. **بیٹے:** "یسوع مسیح کے لئے بیٹے کا یہ حتمی لقب یسوع مسیح کی الوہیت کو اگر ثابت نہیں کرتا تو بھی تجویز ضرور کرتا ہے۔ یہ یوحنا کی انجیل میں مسیح کے لئے پسندیدہ ترین لقب ہے۔" (ڈوڈز)

ج. **جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہے:** یوحنا اِس بات کی وضاحت اِس لئے کرتا ہے کیونکہ یسوع آسمان سے آیا ہے اور اُس کو رَد کرنے والے کو ایک بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اگر آپ خُدا کے بیٹے کو رَد کرتے ہیں تو آپ اُس کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔

i. **جو بیٹے کی نہیں مانتا:** "ایسا کرنے والا شخص شاید یہ سوچتا ہو گا کہ یہ ایک معمولی سا فعل ہے، لیکن حقیقت میں یہ ایسے ہی ہے جیسے الٰہی ذات کے خلاف ایک خاردار بلّی (ڈنڈے) سے وار کیا گیا ہو۔" (سپرجن)

ii. **خُدا کا غضب:** "اِس لفظ کا یہاں پر یہ مطلب نہیں کہ جذبات کا یکدم نکلنے والا جھونکا [جھکڑ] یا غصے سے ایک دم پھٹ پڑنا۔ اِس کی بجائے یہ خُدا کی طرف سے گناہ کے لئے ایک مستقل ناپسندیدگی ہے۔ یہ ایک طرح سے اخلاقی برائی کے خلاف الٰہی الرجی جیسا ہے، راستبازی کا ناراستی کے خلاف رَدِ عمل ہے۔" (ٹینی)

iii. بیٹے کو رَد کرنا اصل میں تحفے کو — یعنی ابدی زندگی کو رَد کرنا ہے۔ آپ اُسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ "مَیں تحفہ تو قبول کرلوں گا لیکن تجھے رَد کرونگا۔"

iv. "خُدا کا غضب ایک ایسا تصور ہے جو آج کل کے بہت سارے طالبعلموں کے لئے بہت زیادہ ناگوار ہے اور بہت سارے ایسے طریقے گھڑے جا رہے ہیں تا کہ اِس کے اظہار کو نرم کیا جا سکے یا اِسکی کوئی اور وضاحت کی جا سکے۔ لیکن ایسا بائبل کے بہت سارے حوالہ جات سے پر تشدد رویہ رکھے اور خُدا کے اخلاقی کردار سے توجہ ہٹائے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔" (مورِث)

v. "ایسا نہیں ہے کہ خُدا اُس شخص پر اپنا غضب نازل کرتا ہے، بلکہ وہ شخص خود اپنے آپ پر خُدا کا غضب لاتا ہے۔" (بارکلے)

د. **خُدا کا غضب رہتا ہے:** خُدا کا غضب اِس دُنیا میں رہتا ہے، کیونکہ جب تک گناہ کے اندر کی بُرائی کی تسلی نہ ہو جائے وہ اِس دُنیا میں رہتا ہے۔ یہ اگلے جہان میں بھی رہتا ہے کیونکہ وہ جنہوں نے یسوع کو رَد کر دیا وہ خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کے کفارے کے لئے مناسب قربانی گزراننے سے قاصر ہیں۔ خُدا کا غضب اُس وقت تک رہتا ہے جب تک گناہ کا مناسب کفارہ جو یسوع نے صلیب پر دیا گناہ اور ندامت کے قرض کو پوری طرح اُتار نہیں دیتا۔

i. "ہم غضب کو پسند تو نہیں کرتے لیکن ہمیں اِسے نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیے۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ یہ غضب رہتا ہے (موجود ہے)۔ ہمیں قطعی طور پر یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مدھم پڑ جائے گا۔" (مورِث)

ii. " جس وقت مقدس وائٹ فیلڈ مُنادی کر رہا ہوتا تو اکثر اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیتا جس میں سے آنسو بہہ رہے ہوتے اور کہتا، آہ، وہ آنے والا غضب! آہ، وہ آنے والا غضب! پھر وہ کچھ دیر کے لئے رُک جاتا کیونکہ اپنے اُن غمگین جذبات کی وجہ سے وہ بول ہی نہیں پاتا تھا۔" (سپرجن)

iii. جب یوحنا کے تین باب پر دوبارہ نظر ڈالی جائے تو یقیناً اِس کے حوالے سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ باب ہے جس کا مطالعہ لازمی کیا جانا چاہیے۔ اِس میں کم از کم چار ایسی باتیں ہیں جن کا ہونا ضروری ہے۔

- گناہگار کے لئے ضروری: تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔(یوحنا 3 باب 7 آیت)
- نجات دہندہ کے لئے ضروری: ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔ (یوحنا 3 باب 14 آیت)
- قادرِ مطلق کے لئے ضروری: ضرور ہے کہ وہ بڑھے۔ (یوحنا 3 باب 30 آیت)
- خادم کے لئے ضروری: ضرور ہے کہ وہ گھٹے۔ (یوحنا 3 باب 30 آیت)